سورة المائدة

آيات ٢٠ - ٢٦

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ
اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِىْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى
اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَ
اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾
قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ
فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
﴿۲۳﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ
رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَ اَخِىْ
فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ع

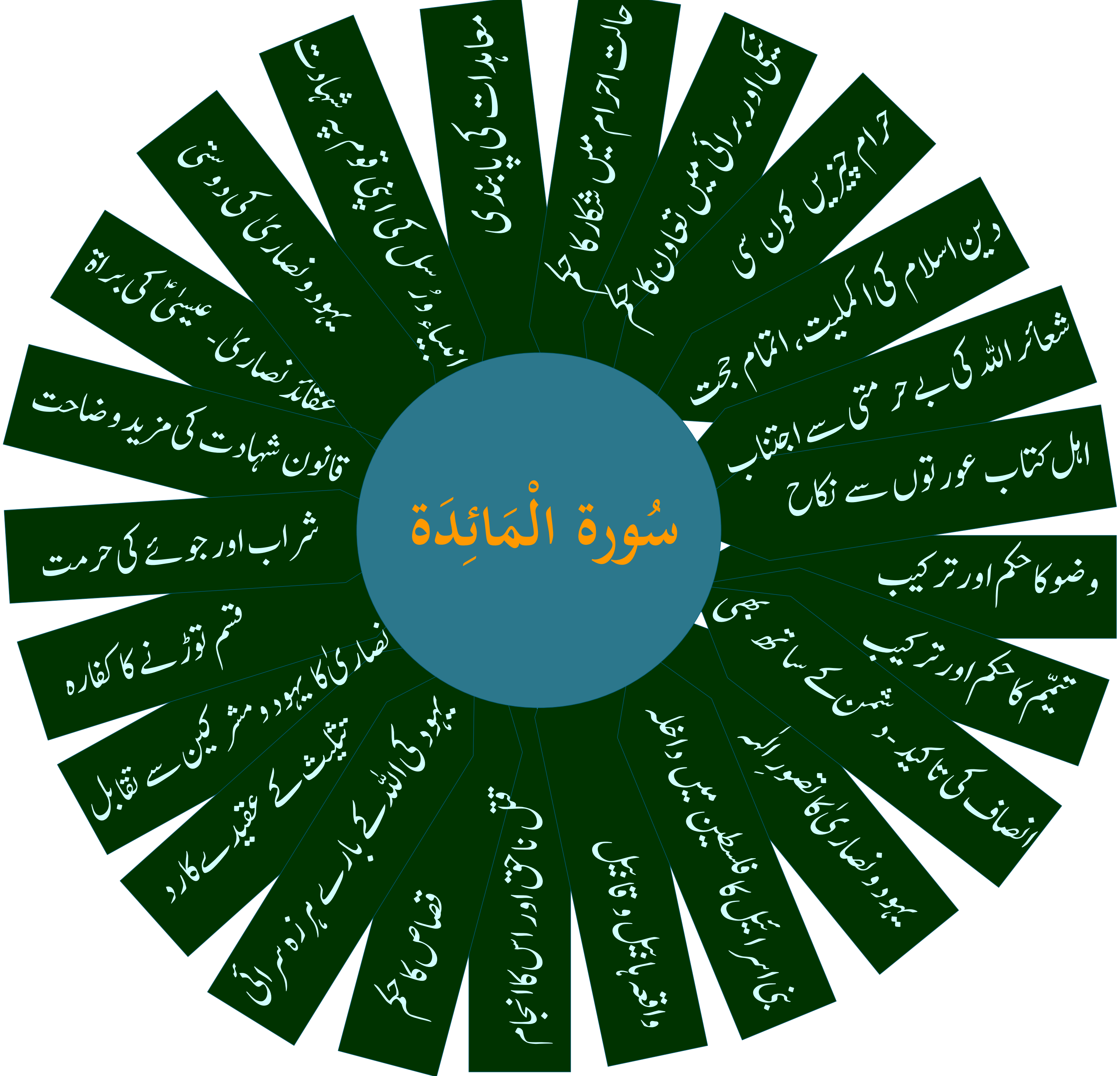

سُورۃ الْمَائِدَۃ
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتلِ ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم پر شہادت

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى - اور جب کہا موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا - اپنی قوم سے اے میری قوم ! یاد کرو

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ - اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر

اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ - جب اس نے بنائے تم میں انبیاء

وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا - اور بنایا تم کو بادشاہ

مُّلُوْک جمع ہے مَلك کی

وَّ اٰتٰىكُمْ - اور اس نے دیا تم کو

مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا - جو نہیں دیا کسی کو بھی

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ - جہانوں میں

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ
اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾

یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ "اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی اُس نعمت کا خیال کرو جو اس نے تمہیں عطا کی تھی اُس نے تم میں نبی پیدا کیے، تم کو فرماں روا بنایا، اور تم کو وہ کچھ دیا جو دنیا میں کسی کو نہ دیا تھا

Remember Moses said to his people: "O my people! Call in remembrance the favour of Allah unto you, when He produced prophets among you, made you kings, and gave you what He had not given to any other among the peoples.

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا

بنی اسرائیل پر اللہ کے تین عظیم احسان

- پہلا احسان یہ کہ "اس نے تم میں انبیاء اٹھائے"۔ انبیاء اس زمین پر اللہ کے قاصد، اللہ کا پیغام پہنچانے اور انسانوں کی اصلاح کے لیے۔ اللہ نے جتنے انبیاء بنی اسرائیل میں بھیجے اتنے کسی دوسری قوم میں نہیں بھیجے
- دوسرا احسان "تمہیں صرف دنیا پر روحانی سیادت کے لیے ہی نہیں چنا بلکہ تمہیں حکومتیں اور بادشاہتیں بھی بخشیں"۔ جس قوم کو روحانی اور معنوی سیادت کے ساتھ اقتدار بھی دے دیا جائے اس قوم کے لیے انقلاب برپا کرنا اور اپنے مقاصد کے مطابق نیا انسانی معاشرہ وجود میں لانا کوئی مشکل کام نہیں رہتا
- تیسرا احسان "تمہیں وہ کچھ دیا جو اس وقت کی دنیا میں کسی اور کو نہیں دیا" مراد یہ تمہیں حاملِ دعوت امت بنایا، دنیا بھر کی رہنمائی اور ان کی ہدایت کے لیے

يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۲۱﴾

يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا - اے میری قوم داخل ہو جاؤ

الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ - ارضِ مقدس (اس پاک سرزمین) میں

الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمۡ - جس کو لکھا اللہ نے تمہارے لیے

وَلَا تَرۡتَدُّوۡا - اور نہ پھر جانا (ر د د)

اِرۡتَدَّ يَرۡتَدُّ ، اِرۡتِدَادًا لوٹنا، پیچھے مڑنا (VIII)

(مرتد، ارتداد، مرتدین)

عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ - اپنی پیٹھوں پر

اَدۡبَار جمع ہے دُبر کی

فَتَنۡقَلِبُوۡا - ورنہ لوٹو گے (ہو جاؤ گے)

خٰسِرِيۡنَ - نقصان اٹھانے والے

يَٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا
تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ ﴿٢١﴾

اے میری قوم ! اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے
تمہارے لیے لکھ دی ہے، پیچھے نہ ہٹو ورنہ ناکام و نامراد پلٹو گے "

"O my people! Enter the holy land which Allah hath assigned unto you, and turn not back ignominiously, for then will ye be overthrown, to your own ruin."

The Wilderness Journey
Jordan River
Amon
Mediterranean Sea
Jerusalem
Jericho
Mount Nebo
Israel
Dead Sea
Moab
Wilderness of Zin
Goshen
Rameses
Wilderness of Shur
Kadesh
Mount Hor
Succoth
Bitter Lakes
Wilderness of Paran
Edom
Nile River
Sinai Peninsula
Ezion Geber
Gulf of Suez
Mount Sinai
Gulf of Aqaba
N
W
E
S
Red Sea

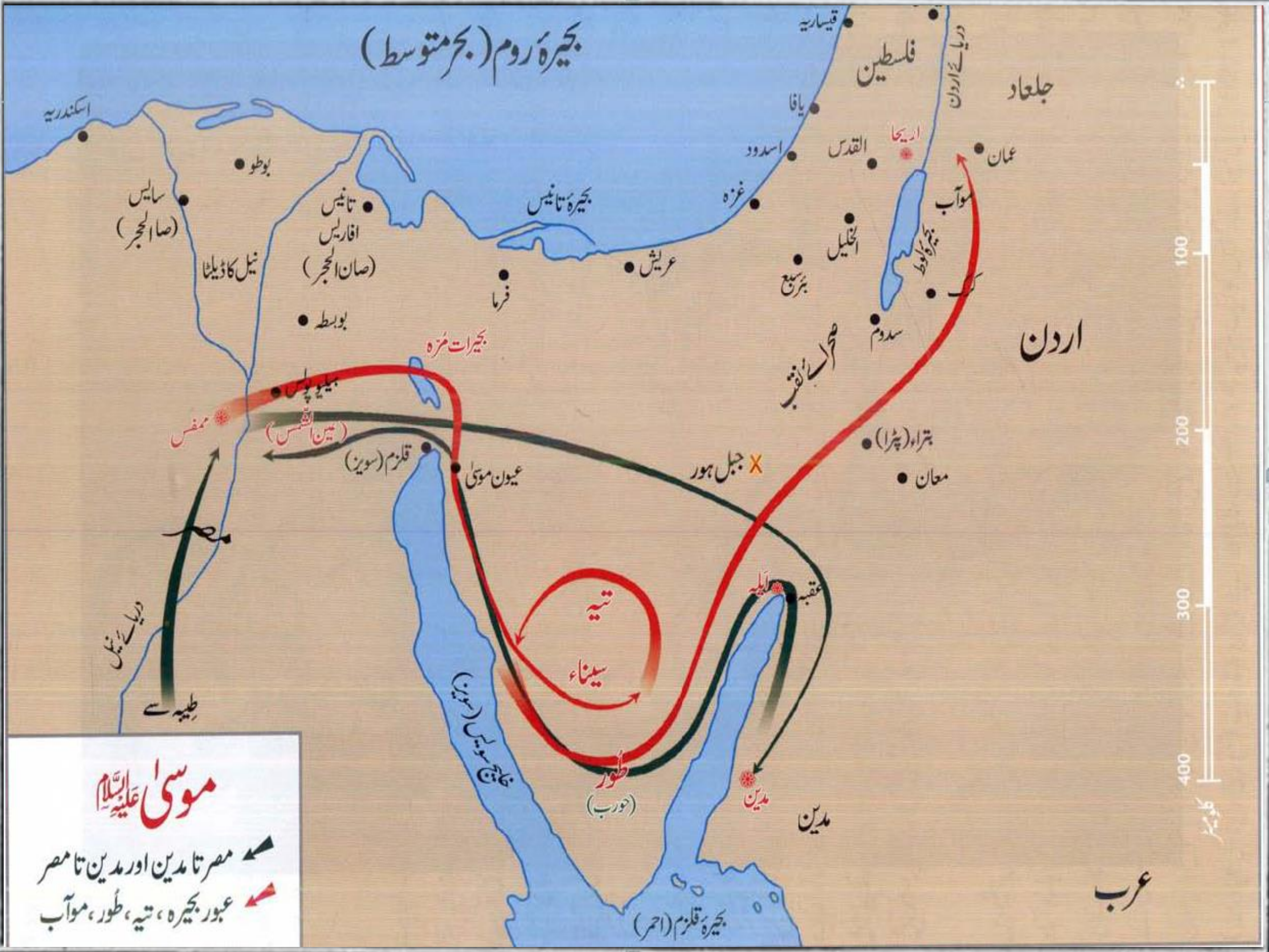
بحیرۂ روم (بحر متوسط)
قیساریہ
فلسطین
دریائے اردن
جلعاد
اسکندریہ
یافا
اریحا
اسدود
القدس
عمان
بوطو
سائیس
(صا الحجر)
تانیس
افاریس
(صان الحجر)
بحیرۂ تانیس
غزہ
موآب
الخلیل
بحیرۂ لوط
نیل کا ڈیلٹا
فرما
عریش
بئر سبع
کرک
بوبسطہ
سدوم
صحرائے نقب
اردن
بحیرات مرّہ
بیلیوپولیس
ممفس
(عین الشمس)
قلزم (سویز)
عیون موسیٰ
جبل ہور
بتراء (پٹرا)
معان
مصر
دریائے نیل
طیبہ سے
تیہ
سیناء
ایلہ
عقبہ
خلیج سویس (سوئز)
طُور
(حورب)
مدین
مدین
عرب
بحیرۂ قلزم (احمر)
100
200
300
400
کلومیٹر
موسیٰ علیہ السلام
مصر تا مدین اور مدین تا مصر
عبور بحیرہ، تیہ، طُور، موآب

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِىْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾

ارض مقدس سے مراد فلسطین

- یہ سرزمین حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ کا مسکن رہ چکی تھی۔ بنی اسرائیل جب مصر سے نکل آئے تو اسی سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نامزد فرمایا اور حکم دیا کہ جا کر اسے فتح کرلو
- حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کو لیے ہوئے جب دشت فاران میں تشریف لائے تو وہاں آپ نے اپنی قوم کو یہ حکم سنایا
- آپ نے ان میں سے بارہ نقیب مقرر فرمائے اور انھیں فلسطین کے حالات معلوم کرنے کے لیے روانہ فرمایا - ان کی حضرت موسیٰؑ کو رپورٹ...
- اس علاقے میں دودھ اور شہد کی نہریں، بڑا خوشحال علاقہ، نعمتوں کی فراوانی ہے۔ لیکن وہاں پہ بنی عناق کی نسل کے لوگ (جبار قوم)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى - انھوں نے کہا اے موسیٰ

اِنَّ فِيْهَا - کہ اس میں ہے

قَوْمًا جَبَّارِيْنَ - ایک زبردست قوم

جَبر: زبردستی اور دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنے۔ کھجور کا اونچا درخت

جَبّار: قدرآور، زورآور، تگڑے اور طاقت ور

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا - اور بے شک ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے اس میں

حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا - یہاں تک کہ وہ نکلیں اس سے

فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا - پھر اگر وہ لوگ نکلیں اس سے

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ - تو ہم داخل ہونے والے ہیں

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى
يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾

انہوں نے جواب دیا "اے موسیٰؑ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں، ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں اگر وہ نکل گئے تو ہم داخل ہونے کے لیے تیار ہیں"

They said: "O Moses! In this land are a people of exceeding strength: Never shall we enter it until they leave it: if (once) they leave, then shall we enter."

محمد اقبال

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ

بنی اسرائیل کا موسیٰؑ کو جواب

- وہاں موجود قوم سے لڑنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ "ہم تو اپنی ہی نگاہ میں ایسے تھے جیسے ٹڈے ہوتے ہیں اور ایسے ہی ان کی نگاہ میں تھے (گنتی: 13۔33)"
- بنی اسرائیل کا جواب حیرت زدہ کر دینے والا ۔ ایک قوم جو اللہ کے نبی پر ایمان لا چکی ہے اور مسلسل اس پر اللہ کی نعمتیں برس رہی ہیں ، وحی الٰہی اتر رہی ہے اور آنے والے مستقبل کے لیے انھیں ایک قائد امت کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے ، اس کے باوجود ان کی بزدلی کا یہ عالم کہ وہ کسی بھی معرکہ کارزار میں اترنے کے لیے تیار نہیں
- ان کی اس بزدلی کی اصل وجہ ان کا اتنی دیر تک غلامی میں رہنا۔ نتیجاً ان کی مرعوبیت
- تھا جو ناخوب ، بتدریج وہی خُوب ہُوا کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِنَّ فِيۡهَا قَوۡمًا جَبَّارِيۡنَ ‌ۖ وَاِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَهَا حَتّٰى يَخۡرُجُوۡا مِنۡهَا‌ ۚ

یہ شریعت بزدلوں اور نامردوں کے لیے نہیں اتری ہے۔ نفس کے بندوں اور دنیا کے غلاموں کے لیے نہیں اُتری ہے۔ ہوا کے رخ پر اُڑنے والے خس و خاشاک اور پانی کے بہاؤ پر بہنے والے حشرات الارض اور ہر رنگ میں رنگ جانے والے بے رنگوں کے لیے نہیں اُتری ہے۔ یہ ان بہادروں اور شیروں کے لیے اتری ہے جو ہوا کا رخ بدل دینے کا عزم رکھتے ہیں، جو دریا کی روانی سے لڑنے اور اس کے بہاؤ کو پھیر دینے کی ہمت رکھتے ہیں، جو صبغۃ اللہ کو ہر رنگ سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ (سید ابوالاعلیٰ مودودی)

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ

قَالَ رَجُلٰنِ - کہا دو مردوں نے

مِنَ الَّذِيْنَ - ان میں سے جو

يَخَافُوْنَ - ڈرتے ہیں (اللہ سے)

اَنْعَمَ اللّٰهُ - انعام کیا اللہ نے

عَلَيْهِمَا - ان پر

ادْخُلُوْا - (کہ) داخل ہو جاؤ (حملہ کرکے)

عَلَيْهِمُ الْبَابَ - ان پر دروازے میں

فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۵ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

فَاِذَا - پھر جب

دَخَلْتُمُوْهُ - تم لوگ داخل ہوگے اس سے

فَاِنَّكُمْ - تو یقیناً تم

غٰلِبُوْنَ - غلبہ پانے والے ہوگے

وَعَلَى اللّٰهِ - اور اللہ پر ہی

فَتَوَكَّلُوْٓا - پس تم بھروسہ کرو

اِنْ كُنْتُمْ - اگر تم لوگ

مُّؤْمِنِيْنَ - مومن ہو

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ
الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۵ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾

اُن ڈرنے والوں میں دو شخص ایسے بھی تھے جن کو اللہ نے اپنی نعمت
سے نوازا تھا اُنھوں نے کہا کہ "ان جباروں کے مقابلہ میں دروازے
کے اندر گھس جاؤ، جب تم اندر پہنچ جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے اللہ پر
بھروسہ رکھو اگر تم مومن ہو"

(But) among (their) Allah-fearing men were two on whom Allah had bestowed His grace: They said: "Assault them at the (proper) Gate: when once ye are in, victory will be yours; But on Allah put your trust if ye have faith."

محمد اقبال

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَ ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ .....

- جو بارہ افراد فلسطین کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا گیا تھا ان میں سے دو افراد (یوشع اور کالب) ایسے تھے جنھوں نے ان کا حوصلہ بندھانے کی کوشش کی
- کہ اگر تم اللہ پر توکل اور اس کے راستے میں کوشش کروگے تو کامیاب ٹھہروگے
- وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔
- "توکل علی اللہ اور مقدور بھر کوشش" فضل الٰہی کے نزول کے لیے شرط
- " اے اللہ سالہا سال کی محنت کا ثمر آپ کے حضور لے آیا ہوں، اب ان کو بچانا اور ان کی مدد فرمانا آپ کے ذمہ ہے" (بدر کے روز نبی اکرم ﷺ کی مناجات)
- تھے انکے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں پلٹنے آئے تھے یہ آج دنیا بھر کی تقدیریں
- نہتے تھے، مگر تسکین و اطمینان رکھتے تھے کہ ساماں پر نہیں، ایمان پر ایمان رکھتے تھے

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَ ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ .....

- تورات میں ان کی یہ تقریر ان الفاظ میں ہے:
- " اور نون کا بیٹا یشوع اور یفنہ کا بیٹا کالب، جو اس ملک کا حال دریافت کرنے والوں میں سے تھے، اپنے کپڑے پھاڑ کر بنی اسرائیل کی ساری جماعت سے کہنے لگے کہ وہ ملک جس کا حال دریافت کرنے کو ہم اس میں سے گزرے نہایت اچھا ملک ہے۔ اگر خدا ہم سے راضی رہے تو وہ ہم کو اس ملک میں پہنچائے گا اور وہی ملک جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے ہم کو دے گا

فقط اتنا ہو کہ تم خداوند سے بغاوت نہ کرو اور نہ اس ملک کے لوگوں سے ڈرو، وہ تو ہماری خوراک ہیں، ان کی پناہ ان کے سر پر سے جاتی رہی ہے اور ہمارے ساتھ خداوند ہے، سو ان کا خوف نہ کرو۔ تب ساری جماعت بول اٹھی کہ ان کو سنگسار کرو" (گنتی باب 13۔6۔10)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى - انھوں نے کہا اے موسیٰ

اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ - کہ ہم ہرگز داخل نہیں ہوں گے اس میں

اَبَدًا - کبھی بھی

مَّا دَامُوْا فِيْهَا - جب تک وہ رہیں گے اس میں

دام يَدُوْمُ ، دَوْمًا و دَوامًا
رہنا، جاری رہنا، اصرار کرنا

فَاذْهَبْ - پس جائیں

اَنْتَ وَ رَبُّكَ - آپ اور آپ کا رب

فَقَاتِلَآ - تم دونوں جنگ کرو

اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ - بیشک ہم یہیں بیٹھنے والے ہیں

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ
اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾

لیکن اُنہوں نے پھر یہی کہا کہ "اے موسیٰؑ! ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں
گے جب تک وہ وہاں موجود ہیں بس تم اور تمہارا رب، دونوں جاؤ اور
لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں"

They said: "O Moses! while they remain there, never shall we be able to enter, to the end of time. Go thou, and thy Lord, and fight ye two, while we sit here (and watch)."

محمد اقبال

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾

نافرمان قوم کا موسیٰ علیہ السلام کو کرارا جواب

- " موسیٰ تم اور تمہارا خدا جا کر لڑو ہم نہیں لڑنے والے " گویا وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ ساتھ اپنی یہ لٹھیا بھی لیتے جاؤ، جس نے بڑے بڑے کارنامے دکھائے ہیں اس کی مدد سے ان جباروں کو شکست دے دو
- مقامِ عبرت کہ ۶ لاکھ مردان کار میں سے فقط دو اشخاص اپنے وقت کے رسول کا ساتھ دینے کو دستیاب
- جس قوم کی بزدلی اور دہشت زدگی کا یہ عالم ہو انھیں موسیٰ علیہ السلام جیسا عظیم پیغمبر اور یوشع اور کالب جیسے مجاہد بھی اٹھانے سے قاصر رہتے ہیں
- " یارسول اللہ جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ملا ہے آپ اُس کو جاری کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ بخدا ہم آپ کو وہ جواب نہ دیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا "

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَ اَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾

قَالَ رَبِّ - کہا (موسیٰ نے) اے میرے رب

اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِكُ - بے شک میں اختیار نہیں رکھتا

اِلَّا نَفۡسِیۡ - سوائے اپنی جان کے

وَ اَخِیۡ - اور اپنے بھائی کے

فَافۡرُقۡ - پس تو جدائی ڈال دے

بَیۡنَنَا - ہمارے درمیان

وَ بَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ - اور نافرمانی کرنے والی قوم کے درمیان

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِىۡ وَاَخِىۡ فَافۡرُقۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ
الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۲۵﴾

اس پر موسیٰؑ نے کہا "اے میرے رب، میرے اختیار میں کوئی نہیں
مگر یا میری اپنی ذات یا میرا بھائی، پس تو ہمیں اِن نافرمان لوگوں سے
الگ کر دے"

He said: "O my Lord! I have power only over myself and my brother: so separate us from this rebellious people!"

محمد اقبال

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَ اَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾

بنی اسرائیل سے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی بیزاری

- بنی اسرائیل کی یہ حالت دیکھتے ہوئے اور ان کا آخری جواب سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی غم اور صدمے میں ڈوب گئے تب آپ نے اللہ سے دعا مانگی
- اے میرے پروردگار ! میرا اپنی جان اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر کچھ زور نہیں، پس تو ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان علیحدگی کر دے
- علیحدگی کا مفہوم ! کہ مجھے ان کی قیادت و اصلاح کے بار عظیم سے سبکدوش کر دیا جائے کہ اتنی طویل جدوجہد اور اتنے بیشمار معجزات کے بعد بھی ان کی بے یقینی کا یہ عالم ہے ان سے کس معرکے کی امید کی جا سکتی ہے
- بنی اسرائیل کو اس جہاد سے انکار اور حکم عدولی کی سزا ان کو چالیس سال تک اس سرزمین میں سرگرداں رہنے اور فلسطین سے محرومی کی شکل میں دی گئی۔

Mount Nebu

As seen from Mount Nebu
Jerusalem
Dead Sea

As seen from Mount Nebu
Jerusalem
Dead Sea

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ

قَالَ فَاِنَّهَا - کہا (اللہ نے) پس یہ

مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ - حرام کردی گئ ان پر

اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً - چالیس سال

يَتِيۡهُوۡنَ - یہ سرگرداں پھریں گے (ت ي ه)

تَاهَ يَتِيهُ ، تَيْهًا مارامارا پھرنا، بے منزل پھرنا، سرگرداں پھرنا

فِى الۡاَرۡضِ - زمین میں

فَلَا تَاۡسَ - توآپ افسوس نہ کریں

عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ - نافرمانی کرنے والی قوم پر

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى
الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝٢٦

اللہ نے جواب دیا "اچھا تو وہ ملک چالیس سال تک اِن پر حرام ہے، یہ زمین میں مارے مارے پھریں گے، اِن نافرمانوں کی حالت پر ہر گز ترس نہ کھاؤ"

Allah said: "Therefore will the land be out of their reach for forty years: In distraction will they wander through the land: But sorrow thou not over these rebellious people.

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ

بنی اسرائیل کو صحرا گردی کی سزا

- یہ اللہ کی طرف سے بزدلی اور انکار جہاد کی سزا ہے کہ یہ مقدس شہر ان پر ۴۰ سال تک کے لیے حرام کر دیا گیا
- اس صحرائے سینا میں یہ چالیس سال تک مارے مارے پھرتے رہیں گے۔
- اللہ کے فیصلے کے مطابق بنی اسرائیل چالیس برس تک صحرائے سینا میں بھٹکتے پھرے۔اس دوران میں وہ سب لوگ مر کھپ گئے جو جوانی کی عمر میں مصر سے نکلے تھے اور صحرا میں ایک نئی نسل پروان چڑھی جو خوئے غلامی سے مبرّا تھی۔
- حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السلام دونوں کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد حضرت یوشع بن نون کے عہد خلافت میں بنی اسرائیل اس قابل ہوئے کہ فلسطین فتح کر سکیں۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ‌ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ

بنی اسرائیل کو صحرا گردی کی سزا

- بنی اسرائیل کے کردار کا یہ بودہ پن جس نے ان سے اولوالعزمی اور سرفروشی کے تمام جذبات چھین لیے۔ یہ نتیجہ ہے ان کی اس غلامی کا جس کا وہ ایک طویل عرصہ تک شکار رہے جس نے انھیں زندگی کے اجتماعی حسن سے یکسر محروم کرکے رکھ دیا
- شروع میں تو استعمار کے نتیجے میں قوم سیاسی طور پر غلامی کا شکار ہوتی ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ سیاسی غلامی ہمہ جہت غلامی میں تبدیل ہو جاتی ہے
- جس کے نتیجے میں قوم ذہنی صلاحیتوں سے لے کر عملی صلاحیتوں تک زندگی کے ہر دائرہ میں عضو معطل ہو کر رہ جاتی ہے۔
- کیا ایسا ہی برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہوا ؟